فکرِ اقبال اس مملکت خداداد کی مسلمہ فکر ہے۔ فیض کی فکر اگر کوئی تھی تو وہ مارکسزم، کمیونزم اور سوشلزم کی پروردہ تھی۔ وہ جس فکر کی تبلیغ کرتے رہے ہیں، اس کا صلہ لینن پرائز کی صورت میں کمیونسٹ روس سے وصول کر گئے ہیں۔ صدر زرداری مسلمات سے انحراف نہ کریں۔ یہ فکری انتشار پھیلانے کی ابتدا ہے۔ فکری انتشار قومی اتحاد کیلئے زہر قاتل ہے۔

وزیر اعظم نے فوزیہ وہاب کو پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات کے عہدہ سے فارغ کر کے اچھا کیا ہے۔ اس بی بی نے ریمنڈ کے متعلق سفارتی استثنا کا حکم لگا کر بہت برا کیا۔ اسے سیاست کا اتنا علم بھی نہیں ہے کہ سیاسی شخصیات کی سوچ ذاتی نہیں ہوا کرتی بلکہ ان کی پارٹی پالیسی کے تحت ہوتی ہے اور جب انہیں پارٹی کی سوچ میں گھٹن محسوس ہوتی ہو اور وہ ذاتی سوچ کے اظہار پر مجبور ہوں تو پہلے پارٹی سے اعلان برأت کیا کرتی ہیں۔ کاش وزیر اعظم یہی قدم محترمہ شیری رحمٰن کے اس بل پر اٹھاتے جو اس نے ناموس رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کیلئے پارلیمنٹ میں پیش کیا تھا۔ اگر وہ یہ بروقت اقدام کر لیتے تو انہیں اس زوردار تحریک کا سامنا نہ کرنا پڑتا جو ناموس رسالتؐ و ختم نبوتؐ کے مقدس نام پر ملک کے طول و عرض میں شروع ہوئی اور جس نے ان کے اقتدار کو ڈانواں ڈول کر دیا تھا انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مشرف پہلے درجہ میں اپنی ذاتی خواہش کے تحت اور دوسرے درجہ میں امریکی دباؤ کے تحت قانون تحفظ ناموس رسالتؐ میں ترمیم کرنا چاہتا تھا مگر باز رہا۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں اس کی دال نہ گلے گی اور ق لیگ اس کی لونڈی باندی ہو کر بھی، اس کی ہم نوائی نہ کرے گی۔ ہم پیچھے بھی عرض کر آئے ہیں کہ مسلمات کو نہ چھیڑا کریں اور پھر یہ حقیقت بھی ان کی یادداشت کا مستقل حصہ رہنا چاہیے کہ منکرین ختم نبوتؐ کو تو جناب زیڈ۔ اے بھٹو نے غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا تھا۔ اس ملک کا مسلمان، میدانِ عمل میں تو کوئی سستی دکھا سکتا ہے مگر آقائے نامدار، فخر موجودات و کائنات ﷺ کی ناموس پر اپنی ہر عزیز شے کو قربان کر دینے میں کوئی سستی نہیں دکھا سکتا۔ اگر صدر زرداری، سلمان تاثیر کو اس دن گورنری سے الگ کر دیتے جس دن اس نے (عیسائی خاتون) آسیہ کی حمایت میں قانون تحفظ ناموس رسالتؐ کے تقدس کو پامال کیا تھا تو اس کی جان شاید اس طرح نہ جاتی۔

سو ہم اپنی معروضات اس نیک صلاح پر ختم کرتے ہیں کہ برسر اقتدار لوگ مسلمات کو نہ چھیڑا کریں۔ اسی میں ان کا بھلا ہے۔ اقتدار آنی جانی شے ہے۔ اس حقیقت میں عبرت کا کتنا بڑا سبق پوشیدہ ہے کہ وہ مشرف آج غریب الدیار ہے جس نے مرحومہ بے نظیر صاحبہ اور میاں نواز شریف کے خاندانوں کو جلاوطن کیا تھا۔ (وما علینا الا البلاغ)